مولانا عبدالرشید، خلیفہ مجاز حضرت صاحب ملفوظات

(مسلسل)

حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنیؒ

کے

# ملفوظات

العلم حجاب اکبر کا مفہوم | فرمایا: حدیث شریف میں آتا ہے کہ "العلم حجاب اکبر" یعنی علم بہت بڑا حجاب (پردہ) ہے۔ حضرات محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے اس کی مختلف توجیہیں کی ہیں۔ اگر علم سے مراد "علم دین اور شریعت" ہے، تو یہ حجاب اکبر کیسے ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ تو موصل الی اللہ، اللہ تعالیٰ سے ملانے والا ہے۔

اگر علم کا مطلب علم فلسفہ و ریاضی وغیرہ ہے تو حضرات صوفیاء کرام کے نزدیک یہ علم ہی نہیں۔ لہذا علم سے مراد "خودی اور تکبر اور خود بینی" ہے۔ تو یہ حجاب اکبر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہم سب کو بچائے۔

حضرت خواجہ عزیزاں علی رامیتنیؒ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت آدمی بالغ کب ہوتا ہے، آپ نے فرمایا کہ شریعت میں بالغ ہونا پوچھتے ہو یا طریقت میں۔ اس نے عرض کی کہ حضرت کیا شریعت اور طریقت میں بالغ ہونے میں فرق ہے۔؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ شریعت میں تب بالغ ہوتا ہے جب منی خارج ہو۔ اور طریقت میں تب بالغ ہوتا ہے جب منی یعنی خودی اور تکبر سے نکل جائے ـــــ مسلمانوں یہ تکبر بڑا مرض ہے۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں ؎

مرا پیر دانا و مرشد شہابؒ
دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش
دیگر آنکہ بر غیر بد بین مباش

اس نصیحت میں دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ تصوف کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے۔

گھروں میں جانداروں کی تصویریں نہ لٹکاؤ۔ | فرمایا: آجکل مسلمان گھروں میں تصویریں رکھتے ہیں۔ اور پھر ان پر فخر کرتے ہیں۔ حالانکہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لاتدخل ملائکۃ الرحمۃ فی بیت فیہ تصاویر۔ (الحدیث) جس گھر میں تصویریں ہوں اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

مدینہ منورہ میں عید کے دن میں ایک گلی سے گزر رہا تھا۔ ایک شخص نے مجھے دیکھا۔ اور کہا کہ میری بڑی خوش قسمتی ہے کہ آپ میری گلی سے گزر رہے ہیں، لہذا غریب خانہ پر تشریف لائے اور "اشرب واحد فنجان" اور ایک پیالی چائے پی کر جائیے۔ میں اس کے گھر گیا تو دیکھا کہ سامنے دیوار پر تصویریں لٹکی ہوئی تھیں۔ میں نے اسے سمجھایا۔ اس نے فوراً تصویریں اتار ڈالیں۔

آداب خورد و نوش | مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ کھانا میزوں اور کرسیوں پر بیٹھ کر کھاتے ہیں جو کہ بالکل خلاف شریعت ہے۔ مکہ معظمہ میں ایک مصری نے مجھے دعوت پر بلایا کھانا میز پر رکھا تھا جب میں پہنچا تو میں نے اسے کہا حضرت حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح میز کرسی پر بیٹھ کر نہ کھاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی میز کرسی پر بیٹھ کر کھانا تناول نہیں فرماتے تھے۔ مصری نے کرسیاں ہٹوا دیں۔ فرش پر دستر خوان بچھوا کر سنت کے مطابق کھانا کھلایا۔

ہم تو ہر چیز خلاف شریعت مطہرہ کرتے ہیں۔ اب تو کھانا کھڑے ہو کر کھاتے ہیں۔ اور چھری کانٹوں سے کھاتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں ہمیں حضرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں ہوتی۔ ؎ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

میں کہتا ہوں کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس بات میں نسبت ہے۔ اگر ہمیں حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت بلالؓ کی زیارت ہو جائے تو زہے قسمت۔ لہذا اپنی خورد و نوش کو شریعت کے احکام کے مطابق رکھو۔

صحبتِ صالحین اختیار کرو | فرمایا: صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ صحبت مؤثر ہوتی ہے۔ ایک کے دل کا اثر دوسرے کے دلوں پر پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔

(توبہ آیت ۱۱۹)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

اس آیت شریفہ میں نیک صحبت میں رہنے کی طرف اشارہ ہے۔ نیک اور سچے لوگوں کی صحبت اختیار کرو (ایک شخص نے اس وقت اپنے لڑکے کے نافرمان ہونے کی شکایت کی۔) آپ نے فرمایا کہ حضرت عبدالوہاب شعرانیؒ ایک بڑے بزرگ گذرے ہیں۔ ان کا ایک صاحبزادہ تھا جسے علم حاصل کرنے کا بالکل شوق نہ تھا۔ شیخؒ اسے سمجھا سمجھا کر تھک گئے۔ آخر تھک کر فرمانے لگے یا اللہ! میں نے اپنے فرزند عبدالرحمان کو تیرے سپرد کیا۔ چند دنوں کے بعد عبدالرحمٰن کو علم کا شوق پیدا ہوا۔ علم حاصل کرنے میں کوشش کی۔ اور عالم اور کامل ہو گیا۔ اولاد کو سدھارنے کی کوشش اور اللہ تعالیٰ سے دعا میں لگے رہنا چاہیئے

**حل مشکلات کے لئے عمل** | ایک شخص نے آپ سے اولاد صالح کے پیدا ہونے کے لئے عمل طلب کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ سورۃ فاتحہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی "م" کو "الحمد" کیساتھ ملاکر روزانہ ایک تسبیح پڑھا کرو۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے عاجزی کے ساتھ نیک اولاد کے لئے دعا مانگا کرو۔ یہ وظیفہ تمام مشکلات کے لئے مفید ہے۔ وہ شخص پھر تعویز کے لئے اصرار کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا میرا کام تو صرف شریعتِ مطہرہ کے مطابق سلوک سکھانا ہے مجھے عملیات کے ساتھ کوئی سروکار نہیں۔ اس کے بار بار اصرار پر آپ نے فرمایا کہ ایک بزرگ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اور تعویذ طلب کیا۔ بزرگ اللہ والے تھے۔ فرمایا کہ میں تعویذ نہیں جانتا۔ جب وہ شخص اپنے اصرار سے نہ ہٹا تو بزرگ نے تعویذ لکھ دیا۔ اور تعویذ میں لکھا کہ "یا اللہ میں جانتا نہیں اور یہ مانتا نہیں۔" اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی حاجت پوری کر دی۔ دوسرے شخص کو تعویذ کی ضرورت ہوئی۔ اس نے کہا کہ بزرگ کا عطا کردہ تعویذ مجھے دکھا دو تاکہ میں نقل کر لوں۔ کھول کر دیکھا تو اس میں مذکورہ بالا الفاظ لکھے ہوئے پائے۔ یہ واقعہ بیان فرما کر آپ نے تعویذ مانگنے والے سائل کو فرمایا کہ میں نے تجھے اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا۔

**صحبتِ شیخ کے آداب** | فرمایا: شیخ کی صحبت میں کوئی دنیاوی غرض لے کر نہ جانا چاہیئے۔ ان باتوں سے دینی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ نہ ہی اس غرض سے جائے کہ مخلوق کو مسخر کرنے کا عمل ہاتھ لگ جائے۔ بلکہ اپنے سرکش نفس کو مسخر کرنا مقصود ہو۔ علم اس لئے پڑھے کہ دینی معلومات حاصل ہو اور ان پر عمل کروں۔ بزرگوں کی خدمت میں اس لئے جائے کہ نفس کی اصلاح ہو اور عملی طاقت پیدا ہو جائے۔ شیخ کی صحبت میں فائدہ وہ شخص حاصل کرتا ہے۔ جو اس کا ادب

کرتا ہے۔ اور خدمت کرتا ہے۔

دل آئینہ کی مانند ہے اگر اسے دنیا کی اشیاء کیطرف متوجہ کروگے تو اس پر ان چیزوں کا عکس پڑے گا۔ اور غلاظت بڑھے گی۔ اور اسے آخرت کی طرف متوجہ کروگے۔ تو خوف خدا تعالیٰ پیدا ہوگا۔ شیطان نے ہمیں غفلت میں ڈال رکھا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں سب کچھ ملتا ہے ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید  که هرگز بمنزل نخواهد رسید

ہم مرغن غذائیں کھاتے ہیں۔ یہ خیال نہیں ہوتا کہ وہ حلال کی ہیں یا حرام کی۔ بزرگوں کی صحبت نصیب نہیں ہوتی۔ سب کچھ بزرگوں کی صحبت میں حاصل ہوتا ہے۔ میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ فقراء کی خاکروبی سلاطین کی صدرنشینی سے بہتر ہے۔ کیونکہ ان کی خدمت فلاح دارین کا ذریعہ ہے۔ یہ سب کچھ اعتقاد سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک شخص نے چاہا کہ وہ ایسے بزرگ کا مرید ہو جو کہ عالم بھی ہو تاکہ مسئلے دریافت کرتا رہے۔ اور مالدار بھی ہو تاکہ غربت کے وقت مالی امداد ملتی رہے۔ اور سید بھی ہو، اور خوبصورت بھی ہو اور طبیب بھی ہو تاکہ علاج کے لئے دوسرے کا محتاج نہ ہونا پڑے۔ غرض اس کی تمام مشکلات اسی ایک بزرگ سے حل ہوتی رہیں۔ اسے ان جملہ اوصاف والا کوئی بزرگ نہ ملا۔ جس میں ایک صفت پاتا تو دوسری موجود نہ تھی۔ ایک دن وہ یہ سوچ کر گھر سے باہر نکلا کہ جو شخص آج پہلے ملیگا اس کا مرید ہو جاؤں گا۔ گھر سے باہر آیا تو ایک چور اس کو مل گیا۔ اسے کہا کہ مجھے اپنا مرید بنالو۔ اس نے کہا کہ میں تو کچھ بھی قابلیت نہیں رکھتا۔ صلاح کار کجا، من بدکار کجا۔ میں تو ڈاکہ ہوں، رات کو ڈاکے مارتا ہوں۔ یہ باتیں سن کر اس شخص کا اعتقاد اور بھی بڑھ گیا، اور سمجھا کہ بزرگ یہ باتیں کر کے اپنی بزرگی کو چھپانا چاہتا ہے۔ اس نے جب چور کو مجبور کیا تو چور نے کہا کہ اچھا سجدہ میں پڑجاؤ۔ جب تک غیب سے کوئی آواز نہ آئے تب تک سر کو سجدہ سے نہ اٹھانا، وہ شخص سجدہ میں گر گیا۔ اور چور چوری کرنے چلا گیا۔ وہ شخص تین دن سجدہ میں پڑا رہا۔ تین دن کے بعد اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی کہ میرا یہ بندہ محبت کا کتنا طالب ہے، اس کو بشارت دے دو۔ تو اسی چور کے دل میں اللہ تعالیٰ نے خیال ڈالا وہ واپس اسی جگہ پر آیا۔ اور اس شخص کو سجدے میں پڑا ہوا پایا۔ اس کی یہ حالت دیکھتے ہی چور کو رقت طاری ہوگئی۔ اور اس نے چوری سے توبہ کرلی۔ اور اس شخص کو کہا کہ سر کو سجدہ سے اٹھاؤ وہ تو منتظر تھا۔ اس نے

سر سجدہ سے اٹھایا چور اس شخص کے قدموں پر گر پڑا کہ تیری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا۔ اور مجھے توبہ کی توفیق عطا فرمائی۔ اور وہ شخص اس کے قدموں پر گر پڑا کہ وہ مرشد کامل ہے۔ لہذا عقیدت سے انسان کامیاب ہو جاتا ہے۔

میرے پیر و مرشد حضرت قریشی ؒ نے فرمایا کہ انسان سے پیاز کا دانہ بہتر ہے۔ اسے کوٹو تو پانی نکلے گا، انسان کو کوٹو تو نجاست اور خون نکلے گا۔ اصل مقصد رابطہ شیخ ہے شیخ اگر دور ہے لیکن قلب کا رابطہ اس کے ساتھ ہے تو فیض آتا رہتا ہے۔ اگر شیخ قریب ہو لیکن اعتقاد نہ ہو تو اسے دور ہی سمجھا جائے گا۔ گر دریمنی دل بہ منی پیش منی۔ گر بہ منی دل دریمنی دریمنی۔ یعنی اگر دل میرے ساتھ ہے مگر تو یمن میں ہے تو میرے سامنے ہے۔ اور اگر دل میرے ساتھ نہیں اگرچہ جسم میرے ساتھ ہو لیکن دل یمن میں ہے تو یمن میں ہے۔

تصوف کا مفہوم | فرمایا: تصوف کے معنیٰ ہیں "حسن المعاملۃ مع الخلق والخالق۔ (خلق اور خالق کے ساتھ حسن معاملت کرنا) ہم اپنے آپ کو اسباب کا محتاج سمجھتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اسباب میں اثر فعل الٰہی سے پیدا ہوتا ہے۔

ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام بیمار ہوئے، اللہ تعالیٰ کیطرف سے حکم ملا کہ فلاں مقام پر فلاں بوٹی ہے وہ رگڑ کر پیو۔ شفا ہو جائے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ بوٹی استعمال کی تو شفا ہو گئی۔ پھر چند دنوں کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وہی مرض لاحق ہو گیا۔ خود جا کر وہ بوٹی لا کر پی مگر مرض نے نہ چھوڑا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یا اللہ مرض بھی وہی اور بوٹی بھی وہی ہے مگر اس مرتبہ اسے استعمال کرنے سے فائدہ نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کیطرف سے پیغام آیا کہ اے موسیٰ جڑی بوٹیوں میں کیا رکھا ہے سب کچھ میرے دست قدرت میں ہے۔ چیز دل میں اثر اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہوتا ہے۔ اسی طرح شیخ بھی رجوع الی اللہ کرنے کے لئے ایک سبب ہے مقصود ذات الٰہی ہے۔

ایک شخص پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے توحید کی تبلیغ کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ ایک کافر کی سلطنت میں گیا۔ وہ اسی حال میں تھا۔ بادشاہ کو معلوم ہوا۔ اس نے اسے بلوایا اور کہا کہ دیکھو تمہارے کپڑے پھٹے پرانے ہیں جو تبلیغ کر رہے ہیں اسے چھوڑ دو۔ اور دین قبول کر لو۔ میں تجھے نیا لباس دوں گا۔ اور مالا مال کر دوں گا۔ اس نے کہا مجھے تیری کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ حضرت تاجدار مدینہ منورہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: لموضع شبرٍ من الجنۃ

خیر من الدنیا وما فیہا۔ جنت کی ایک بالشت بھر جگہ کا دنیا وما فیہا کوئی چیز مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بادشاہ نے کہا وہ توکل کی بات ہے۔ کیا خبر ملے یا نہ ملے اس نے کہا کہ مجھے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر اتنا یقین ہے جتنا تیری بات پر بھی نہیں۔ ہمارے اسلاف کا اعتقاد اور یقین نہایت پختہ تھا۔

مسلمانو! نماز کا بہت اہتمام کیا کرو، تکبیر اولیٰ نہ چھوٹنے پائے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: تکبیرۃ الاولیٰ خیر من الدنیا وما فیہا۔ (تکبیر الاولیٰ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے)

**علم طریقت** | ایک شخص نے اعتراض کے طور پر کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ "فیض سینہ بہ سینہ" آیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: میں کہتا ہوں کہ ہر علم کی تعلیم کا طریقہ جداگانہ ہے۔ علم قرآن مجید و حدیث شریف تعلیم و تعلم سے حاصل ہوتا ہے۔ زبان کو منہ میں مختلف جگہوں پر لگا کر اخراج حروف کہا جاتا ہے۔ اسی طرح علم طریقت سینہ بہ سینہ حاصل ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ما صب اللّٰہ فی صدری الا صببتہ فی صدر ابی بکرؓ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز میرے سینے میں نہیں ڈالی مگر میں نے ابوبکرؓ کے سینے میں ڈالی۔

یہاں نہ زبان کا تعلق ہے نہ جوارح کا اسی واسطے صَبَبتُہ (ڈالی) کا لفظ فرمایا۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ نے فرمایا: اهل الذکر جلساء لا یشقی جلیسهم۔ یعنی اہل ذکر کیساتھ بیٹھنے والا بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم نہیں رہتا۔

دوسری حدیث میں آیا ہے۔ اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا۔ جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو ان کا پھل کھاؤ۔ (قیل ما ریاض الجنة) صحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ یا حضرت جنت کے باغ کیا ہیں۔ قال: حلق الذکر۔ فرمایا ذکر کے حلقے۔ یہ جنت کے باغیچے ہیں، جو ذکر کرے گا وہ برکت میں حصہ پائے گا۔ جو ان کے ساتھ بیٹھے گا، وہ بھی خالی نہ جائے گا۔

**تصفیۂ قلب** | اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ (العنکبوت - آیت - ۶۹) ترجمہ: اور جنہوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم انہیں ضرور اپنی راہیں سمجھا دیں گے۔

ذکر سے قلب کا تصفیہ ہوگا۔ قلب کے درست ہونے سے تمام اعضاء کی درستی

ہو گی۔ قلب کے فساد سے تمام وجود میں فساد ہو گا۔ قلب انسان کے تمام اعضاء کا بادشاہ ہے۔ جب بادشاہ درست ہو گا تو تمام رعایا درست ہو گی کیونکہ السلطان ظل اللہ علی الارض۔ (بادشاہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا سایہ ہے)

قلب کے اندر بہت سارے امراض ہیں، وہ انسان کو شریعت مقدس پر عمل کرنے سے روکتے ہیں۔ حالانکہ انسان کو شریعت کا مکلف بنایا ہے۔ بخل و حرص زکوٰۃ اور خیرات سے روکتے ہیں۔ ریا اخلاص فی العمل سے روکتا ہے۔ تکبر، حسد، بغض، غیبت، کذب وغیرہ بہت سے مرض ہیں، ان امراض کی وجہ سے قلب پر زنگ چڑھ جاتا ہے۔ ذکر الٰہی سے یہ زنگ دور ہوتا ہے ؎

ہر گنہ زنگیست بر مرآۃ دل      دل شود زیں زنگہا خوار و خجل

ہر گنہ دل کے آئینہ پر زنگ کرتا ہے اور اسی زنگ سے دل سیاہ ہو کر خوار و خجل ہو جاتا ہے۔

حضرت عبدالوہاب شیرانی قدس سرہٗ کو انکشاف قبور ہوتا تھا۔ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ کسی پر شیر مسلط ہے۔ اور کسی پر بچھو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر یہ بات منکشف ہوئی کہ شیر کے عذاب کا باعث حرام مال کا کھانا ہے۔ اور بچھو کا عذاب غیبت اور چغلی کرنے کی وجہ سے ہے۔

قلب کے تصفیہ کے ماتحت نفس کا تزکیہ ہے کیونکہ جس چشمہ سے قلب فیضیاب ہوتا ہے۔ اسی چشمہ سے نفس بھی ہوتا ہے قلب تجلیات افعالیہ سے تربیت پاتا ہے اور نفس بھی تجلیات افعالیہ سے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں: کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی: کیف اصل الیک۔ میں تجھ سے کس طرح واصل ہوؤں۔ ؟ فرمایا: فارق النفس وتعال۔ یعنی نفسانی خواہشات ترک کرنے سے میرا قرب حاصل ہو گا۔ سب غیر شرعی نفسانی خواہشات ترک کرنا موجب رضائے الٰہی ہے۔ قلب کا تصفیہ لازمی ہے۔ اس سے نفس کا تزکیہ ہو گا۔ جب تک قلب مصفّا نہ ہو نفس مزکّی نہیں ہوتا۔ جب تک روح مجلاّ نہ ہو وصول الی اللہ ناممکن ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نگاہ بھی انسان کے قلب پر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

ان اللہ تعالیٰ لا ینظر الی صورکم ولا الی اموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم۔

تحقیق اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کیطرف نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کیطرف دیکھتا ہے۔ چونکہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ اور نیت کا مقام قلب ہے اسی لئے اس حدیث میں قلوبکم (تمہارے دل) کو پہلے ذکر فرمایا۔